

219

آیات نمبر 80 تا 93 میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا واپس جا کر اپنے باپ سے حالات بیان کرنا۔ غم سے ان کی آنکھیں سفید ہو جانا۔ یعقوب علیہ السلام کا انہیں دوبارہ واپس جا کر یوسف علیہ السلام کو تلاش کرنے کی کی ہدایت۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا دوبارہ دربار میں پہنچنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا انہیں ساری حقیقت یاد دلانا اور انہیں معاف کر دینا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے باپ کی بینائی واپس لانے کے لئے اپنی قمیض دینا اور سب کو اپنے پاس بلانا۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ پھر جب وہ یوسف علیہ السلام سے مایوس ہو گئے تو علیحدہ بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ يُوْسُفَ ۚ ان میں سب سے بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تمہیں یاد نہیں کہ تمہارے باپ نے اللہ کی قسم لے کر تم سے پختہ عہد لیا تھا؟ اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں ایک کوتاہی کر چکے ہو فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ سو میں تو اس سرزمین سے ہرگز واپس نہیں جاؤں گا جب تک مجھے میرا باپ اجازت نہ دے یا پھر اللہ میرے لئے کوئی فیصلہ نہ فرما دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ تم سب اپنے باپ کے پاس جاؤ اور کہو کہ ابّا جان! آپ کے بیٹے نے وہاں جا کر چوری کی ہے وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ اور جو کچھ ہم نے دیکھا ہے وہی بیان کر رہے ہیں اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ﴿۸۱﴾ وَ سْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِيْهَا وَ الْعِيْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے جہاں ہم ٹھہرے تھے یا اس قافلے والوں سے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں

بے شک ہم اپنے بیان میں بالکل سچے ہیں ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا ؕ فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ ؕ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں، ایسا نہیں ہے بلکہ تم نے اپنے دل سے یہ ایک بات بنالی ہے لہذا اب میرے لئے صبر جمیل ہی بہتر ہے عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّاۡتِيَنِىۡ بِهِمۡ جَمِيۡعًا ؕ لیکن مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ ایک دن ان سب کو میرے پاس لے آئے گا اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ بیشک وہ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوۡسُفَ وَابۡيَضَّتۡ عَيۡنٰهُ مِنَ الۡحُزۡنِ فَهُوَ كَظِيۡمٌ اور یعقوب علیہ السلام ان کے پاس سے چلے گئے اور افسوس سے کہنے لگے کہ ہائے یوسف!، شدت غم سے روتے روتے ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا سینہ غم سے لبریز تھا ﴿۸۴﴾ قَالُوۡا تَاللّٰهِ تَفۡتَؤُا تَذۡكُرُ يُوۡسُفَ حَتّٰى تَكُوۡنَ حَرَضًا اَوۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡهٰلِكِيۡنَ بیٹے کہنے لگے کہ بخدا! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کئے جائیں گے یہاں تک کہ اس کے غم میں قریب المرگ ہو جائیں یا اپنے آپ کو ہلاک کر دیں ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشۡكُوۡا بَثِّىۡ وَحُزۡنِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اپنے اضطراب اور غم کی فریاد صرف اللہ سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿۸۶﴾ يٰبَنِىَّ اذۡهَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ يُّوۡسُفَ وَاَخِيۡهِ وَلَا تَايۡـَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ ؕ اے میرے بیٹو! تم پھر واپس جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا اِنَّهٗ لَا يَايۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ اللہ کی رحمت سے مایوس تو بس کافر ہی ہوا کرتے ہیں ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ قَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الۡعَزِيۡزُ مَسَّنَا وَاَهۡلَنَا الضُّرُّ وَجِئۡنَا

بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ آخر کار جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے واپس یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کہا کہ اے عزیز! ہم اور ہمارے اہل وعیال بڑی سختی کے دن گزار رہے ہیں اور اس دفعہ غلہ خریدنے کے لئے ہم بہت تھوڑا مال لا سکے ہیں لیکن آپ ہمیں اس کے عوض پورا غلہ دیجئے اور اس کے علاوہ ہمیں اپنی طرف سے خیرات بھی دیجئے اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ بے شک اللہ خیرات کرنے والوں کو بہت اچھا اجر دیتا ہے ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے نادانی میں مبتلا ہو کر یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ بھائیوں نے کہا کہ کیا واقعی تم یوسف ہو؟ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِىْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بلاشبہ اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور تکالیف پر صبر کرتا ہے تو اللہ ایسے نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ بھائیوں نے کہا کہ بخدا! اس میں شک نہیں کہ اللہ نے تمہیں ہم پر فضیلت بخشی ہے اور بیشک ہم ہی خطاکار تھے ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ آج کے دن تم پر کچھ عتاب وملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ بس اب تم میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو ان کی بصارت واپس لوٹ آئے گی وَ اْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور پھر اپنے سب اہل وعیال کو لے کر میرے پاس آ جاؤ ﴿۹۳﴾ع

رکوع [۱۰]

